وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمۃ للعالمین

اور

غیر مسلم

مؤلف

محمد اسلم گِل

میجر (ریٹائرڈ)

ناشر

رفیق احمد میمن

صدر

امّاں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

http://www.star.edu.pk

principal@star.edu.pk

rafiqd@yahoo.com

رحمۃ للعالمین ﷺ اور غیر مسلم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل واکمل دُرودو سلام ہو سیّدالانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

اللہ وحدہٗ لاشریک صرف اہل اسلام کا ہی ربّ نہیں بلکہ روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کا ربّ ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے اپنی صفت ربوبیت کے تحت جس طرح ہر قوم کو اس کی جسمانی پرورش کے لئے خوراک بہم پہنچائی، اسی طرح ہر ایک قوم میں روحانی و اخلاقی نشوونما اور ترقی کے لئے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے۔ نبوت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہوا، وہ خاتم الانبیاء، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس پر آکر اپنی تکمیل کو پہنچا۔ حضراتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مختلف قوموں اور قبیلوں میں مبعوث کیے گئے لیکن رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ قیامت تک کے لئے تمام انسانوں اور تمام زمانوں کے لئے نبی و رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اہل اسلام کے لئے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا بھی جزوِ ایمان ہے۔

قرآن حکیم میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ

(البقرۃ : ۲۸۵)

ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔

الحمدللہ! حضراتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو کمالات واوصاف الگ الگ عطا ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ شانہٗ نے وہ تمام کمالات واوصاف رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس میں یکجا کردیے ہیں۔ اس لحاظ سے رسالتِ محمدی ﷺ ایک منفرد امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس کو جن خصائص وفضائل سے نوازا گیا تھا، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ جل جلالہٗ نے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہ عہدو پیمان لیا تھا کہ جس نبی کے عہد رسالت ونبوت میں میرا آخری رسول (حضرت محمد ﷺ) مبعوث ہوجائے گا تو آپ کا فرض ہے کہ ان پر ایمان لائیں، ان کی اتباع کریں اور مددونصرت میں لگ جائیں۔ اگر کسی کی زندگی میں یہ واقعہ رونما نہ ہوتو اپنی اُمت کو اسی بات کی وصیت کرکے جائیں۔ اس عہدو پیمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ
قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝
فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(آل عمران: ۸۱، ۸۲)

ترجمہ: اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے یہ عہد لیا کہ جو کچھ کتاب وحکمت میں

تمہیں عطا کروں، پھر آپ کے پاس میرا رسول (ﷺ) آجائے، جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرنے والا ہو تو آپ اس رسول (ﷺ) پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور اس کی مدد و نصرت کرو گے۔ فرمایا! کیا آپ سب نے اقرار کیا، اور میرے اس عہد کو قبول کیا؟ ان سب نے کہا! ہم نے اقرار کیا، فرمایا! اب گواہ رہو، اور میں بھی آپ سب کے ساتھ گواہ ہوں۔ پھر اس (عہد و اقرار) کے بعد جو کوئی پھر جائے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیتِ میثاق کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس آیت میں رسول سے مراد رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں عہد لیا تھا کہ اگر وہ خود اُن کا زمانہ پائیں تو اُن پر ایمان لائیں اور اُن کی تائید و نصرت کریں، ورنہ اپنی اُمت کو اس بات کی وصیّت کر کے جائیں۔

(تفسیر ابن کثیرؒ)

اس آیت میں اہل کتاب کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ تم پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ پر ایمان نہ لا کر اس عہد کی خلاف ورزی کر رہے ہو جو تمہارے انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام اور ان کے ذریعے تم سے لیا گیا ہے۔ اب بتاؤ کہ تمہارے فاسق ہونے میں کوئی شک و شبہ ہے؟ (تفسیر ابن کثیرؒ)

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ اپنی ولادت سے صدیوں پہلے ہی معروف ہو چکے تھے اور اہل کتاب کو اس بارے میں علم تھا کہ آپ ﷺ کہاں مبعوث ہوں گے؟ کہاں ہجرت فرمائیں گے؟ یہاں تک کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی پاکیزہ جماعت حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اوصاف بھی کتب سابقہ میں موجود تھے۔ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل یہودی جب عرب مشرکین سے مغلوب ہوتے تو وہ یہ دُعا کیا کرتے تھے:

(اے پروردگار)! نبی آخر الزماں ﷺ جلد ظاہر ہوں

تا کہ ہم ان کے ساتھ مل کر ان کافروں پر غلبہ حاصل کریں۔

(بحوالہ تفسیر ابن کثیرؒ)

معلوم ہوا کہ اہل کتاب کے ہاں آپ ﷺ اس حد تک معروف تھے کہ روزمرہ کی زندگی میں بھی وہ آپ ﷺ کی آمد و بعثت کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡکِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَهٗ کَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ ؕ

وَاِنَّ فَرِیۡقًا مِّنۡهُمۡ لَیَکۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ۝

(البقرة : ۱۴۶)

ترجمہ: جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی، وہ آپ ﷺ کو ایسے جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو اور ان میں سے ایک فرقہ جان بوجھ کر حق کو چھپاتا ہے۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ سے پہلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جو کتابیں نازل ہوئی، وہ یا تو بالکل ناپید ہوگئی ہیں، یا اب وہ اصلی حالت میں نہیں ہیں، کیونکہ ان میں وسیع پیمانے پر تحریفات کی گئیں، جس کی وجہ سے یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ کون سا حکم اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے اور کون سا حکم خود انسانوں کی طرف سے شامل کردیا گیا ہے؟ اہل اسلام کا ایمان ہے کہ آسمانی کتابوں میں زبور حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر، تورات حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سابقہ کتب سماوی میں تحریفات ہوئیں، یہ کہاں تک دُرست ہے، حالانکہ یہ بھی الہامی کتب تھیں؟

قرآن مجید اس بات پر گواہ ہے کہ ان آسمانی کتب میں تحریف یعنی ردّوبدل ہوا ہے، اس کے برعکس محققین بائبل نے دلائل کے ساتھ ثابت کر رکھا ہے کہ عہد قدیم اور عہد جدید میں

تورات اورانجیل میں زبردست تحریفات واقع ہوئی ہیں اوراس بات کا انکارتو خود اہل کتاب بھی نہیں کرسکتے کیونکہ ان کے یہاں تحریف جائز سمجھی جاتی ہے، جیسا کہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (ایڈیشن 1946) کے مضمون ''بائبل'' میں لکھا ہے:

''اناجیل میں ایسے نمایاں تغیرات دانستہ کئے گئے ہیں، مثلاً بعض پوری پوری عبارتوں کو کسی دوسرے ماخذ سے لے کر کتاب میں شامل کردینا، یہ تغیرات صریحاً کچھ ایسے لوگوں نے بالقصد کئے ہیں، جنہیں اصل کتاب کے اندر شامل کرنے کے لئے کہیں سے کوئی مواد مل گیا اور وہ اپنے آپ کو اس کا مجاز سمجھتے رہے کہ کتاب کو بہتر یا زیادہ مفید بنانے کے لئے اس کے اندر اپنی طرف سے اس مواد کا اضافہ کردیں، بہت سے اضافے دوسری صدی میں ہوگئے تھے اور کچھ نہیں معلوم کہ ان کا ماخذ کیا تھا''۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

ان تمام تحریفات کے باوجود بھی تورات اور انجیل میں آج تک بیسیوں مقامات ایسے ہیں جن میں صراحت کے ساتھ اور کہیں اشارات میں رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بشارتیں مذکور ہیں۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

رحمۃ للعالمین ، پیغمبر اسلام ،حضرت محمد ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب ''قرآن مجید'' آج بھی اُسی صورت میں ہے،جس صورت میں یہ نازل ہوا۔سابقہ کتب سماوی کتاب اللہ کہلاتی تھیں اور قرآن مجید کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ ''کتاب اللہ'' بھی ہے اور ''کلام اللہ'' بھی ہے۔قرآن مجید ،اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے نکلا ہے اور

اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ

(سورۃ الحجر: ۹)

ترجمہ: بے شک یہ (کتاب) ہم ہی نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا سارے انسانوں کی طرف مبعوث ہونا اور پھر اللہ کا آخری رسول ہونا، اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دُنیا کا ہر انسان اور قیامت تک آنے والے سارے انسان پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین ''اسلام'' کو اپنا مذہب مانیں اور اس کی پیروی کریں۔ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کی نبوت کو نہیں مانتا اور اسلام قبول نہیں کرتا ہے تو وہ آپ ﷺ کی نہیں، بلکہ خالق کائنات، ربّ العالمین کے خلاف بغاوت کر رہا ہے، کیونکہ اللہ وحدہٗ لاشریک نے آپ ﷺ کو ساری انسانیت کے لئے آخری نبی و رسول ﷺ بنا کر بھیجا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ساری دُنیا میں قرآن مجید کے علاوہ دوسری کوئی ایک کتاب بھی ایسی نہیں، جو پوری طرح محفوظ ہو۔ اس صورت میں ان کتابوں اور شریعتوں کی ٹھیک پیروی بھی کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟

یہ صورتِ حال تو گویا خود ان کتابوں اور شریعتوں کا اقراری بیان ہے

کہ اب ہمارا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔

(بحوالہ: اسلام ایک نظر میں)

اللہ تعالیٰ شانہٗ جو کہ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے، اس پاک ذات نے روئے زمین پر بسنے والے سارے انسانوں کے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِ سْلَامُ

(آلِ عمران: ۱۹)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ (مقبول) دین اسلام ہے۔

سورۃ آلِ عمران میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج

وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥

(آلِ عمران : ۸۵)

ترجمہ: اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا، وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔

مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ نے واضح کردیا ہے کہ اب اللہ تعالٰی کے نزدیک کوئی دوسرا مذہب تسلیم شدہ اور قابل قبول نہ ہوگا اور اسلام کو چھوڑ کر اگر دوسری شریعت کی پیروی کی گئی تو وہ اللہ تعالٰی کی بندگی قرار نہ پائے گی۔لہٰذا ''دین اسلام'' ہی واحد ذریعہ نجات ہے۔

☆ اسلام میں داخل ہونے کا طریقہ

اسلام میں کوئی جبر نہیں ہے بلکہ یہ دین فطرت ہے۔اب جو شخص کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پڑھ لیتا ہے، وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔اسلام اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ اللہ تعالٰی ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

ہے، حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔مندرجہ ذیل سات چیزوں پر ایمان لانا ''شرائطِ ایمان'' ہیں، انہیں ایمان مفصل کہا جاتا ہے:

☆ ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر
اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے
اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔

☆ ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ

اِقْرَارٌ ۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ ۢ بِالْقَلْبِ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے
تمام احکام قبول کیے، زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبرِ اسلام، حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں، اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی اور آپ ﷺ کی امت بھی آخری امت ہے۔قرآن مجید میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ صراحت کے ساتھ یہ منادی کرچکا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت ساری انسانیت کے لئے ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً

(الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: (اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے اے انسانو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔

قرآن مجید ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا

وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(سورة سبا: ۲۸)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے والا

اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اب اگر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی پر اور رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان نہیں لاتا..... یا اللہ تعالیٰ پر تو ایمان لاتا ہے، لیکن آپ ﷺ پر ایمان نہیں لاتا..... یا آپ ﷺ کو سچا رسول تسلیم کرنے کے باوجود، آپ ﷺ کی پیروی کا راستہ اختیار نہیں کرتا (یعنی اسلام قبول نہیں کرتا)..... تو یہ انسان اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی اطاعت نہیں کر رہا ہے، بلکہ اپنے نفس کی اطاعت کر رہا ہے اور در حقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی کھلی ہوئی نافرمانی کر رہا ہے..... ہاں! اگر یہ بات قرآن کے نزدیک بھی صحیح ہوتی کہ سارے مذہب سچے ہیں اور ہر رسول کی پیروی یکساں طور پر حق ہے تو اس کا بالکل منطقی تقاضا یہ تھا کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ یہود و نصاریٰ کو اسلام لانے کی دعوت نہ دیتے، کیونکہ وہ خود صاحبِ کتاب تھے..... لیکن تاریخ عالم اس پر گواہ ہے کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے انہیں (یہود و نصاریٰ کو) اسی طرح اسلام کی دعوت دی، جس طرح عرب کے مشرکوں کو دی تھی اور ان کے لئے بھی اپنی پیروی کو ویسا ہی

ضروری قرار دیا، جیسا کہ ان کے لئے ضروری قرار دیا تھا۔

(بحوالہ: اسلام ایک نظر میں)

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ

(النساء: ۴۷)

ترجمہ: اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی تھی، ایمان لاؤ اس پر جسے ہم نے اُتارا ہے (یعنی قرآن مجید پر) جبکہ وہ اس کتاب (کی پیشین گوئیوں) کے عین مطابق بھی ہے جو تمہارے پاس ہے، قبل اس کے کہ ہم چہروں کو بگاڑ دیں اور انہیں پیٹھوں کی طرف پھیر دیں، یا ان پر لعنت کریں۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ نے اہل کتاب کو اسلام لانے کی دعوت دی، ان میں سے جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا، ان کے بارے میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا!

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ
وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ
وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

(النساء: ۱۵۰، ۱۵۱)

ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے پیغمبروں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ بعض پیغمبروں کو ہم مانیں گے اور بعض کو نہ مانیں گے

اور اس طرح کفر اور ایمان کے درمیان کی کوئی راہ اختیار کر لینا چاہتے ہیں، وہ پکے کافر ہیں
اور ایسے کافروں کے لئے ہم نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اہل کتاب دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کے نبی و رسول مانتے تھے، لیکن پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا رسول نہیں مانتے تھے، حالانکہ جس طرح وہ مبارک ہستیاں، اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے نبی و رسول تھے، اسی طرح رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ بھی اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ یہی چیز ہے جس کو ایمان اور کفر کے درمیان کی راہ نکالنا فرمایا گیا ہے، کیونکہ دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اگر وہ ایمان باللہ کے تقاضے پورے کرتے نظر آرہے تھے تو رحمۃ للعالمین، خاتم الانبیاء والمرسلین، حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ کی معبودیت اور حاکمیت کو وہ ٹھکرا رہے تھے، پھر ایسا رویہ اپنانا کہ اللہ کے کسی رسول کو ماننا اور کسی کو نہ ماننا، درحقیقت نہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور نہ کسی رسول کی اطاعت ہے، بلکہ محض اپنی خواہش نفس کی پیروی ہے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید نے اہل کتاب کے انکار اسلام کو بھی ٹھیک وہی حیثیت دی ہے، جو مشرکین کے انکار کو دی تھی اور نتائج بھی دونوں کے ایک ہی بتائیں ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ کتاب کو بھی اللہ کے آخری رسول، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا انتہائی ضروری ہے۔

☆ غیر مسلم بھائیوں کے لئے لمحہ فکریہ!

ذیل میں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی چند احادیث تحریر کی جاتی ہیں، جن سے واضح ہوتا ہے کہ نجات کا صرف اور صرف واحد راستہ ''اسلام'' ہے۔ میری غیر مسلم بہنوں اور بھائیوں سے گذارش ہے کہ خدارا اپنی جانوں پر ترس کھائیں، قرآن مجید کا مطالعہ کریں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت اور رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، پیغمبر اسلام،

حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آئیں۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کا مبارک ارشاد ہے:

اگر آج موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی زندہ ہوتے تو

اُن کو بھی میری اتباع کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ تھا۔

(مشکوٰۃ شریف)

☆

ایک موقع پر رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا!

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب (قربِ قیامت میں) تشریف لائیں گے

تو وہ بھی قرآن مجید اور تمہارے نبی ﷺ ہی کے احکام پر عمل کریں گے۔

(معارف القرآن: جلد۲)

☆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

قسم ہے اُس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے،

اس اُمت کا جو کوئی بھی یہودی یا نصرانی میری خبر سن لے

(یعنی میری نبوت و رسالت کی دعوت اُس کو پہنچ جائے)

اور پھر وہ مجھ پر اور میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے

تو ضرور وہ دوزخیوں میں ہوگا۔

(مسلم شریف)

☆

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے سوال کیا۔ یارسول اللہ! ایک نصرانی شخص ہے، جو انجیل کے موافق عمل کرتا ہے اور اسی طرح ایک یہودی شخص ہے، جو تورات کے احکام پر چلتا ہے اور وہ اللہ پر اور اس کے رسول پر بھی ایمان رکھتا ہے، مگر اس کے باوجود آپ ﷺ کے دین اور آپ ﷺ کی شریعت پر نہیں چلتا تو فرمایئے کہ اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا! جس یہودی یا جس نصرانی نے میری بابت سن لیا (یعنی میری دعوت اس کو پہنچ گئی) اور اس کے بعد بھی اُس نے میری پیروی نہیں کی تو وہ دوزخ میں جانے والا ہے۔

(بحوالہ:: دارقطنی اور معارف الحدیث)

فائدہ:

ان احادیث مبارکہ کے حوالے سے دنیا کا کوئی گروہ، کوئی قوم اور کوئی ملت ایسی نہیں ہے، جس پر اس کا اطلاق نہ ہوتا ہو۔ رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی شریعت آفاقی اور عالمگیر ہے، جو قیامت تک کے لئے قائم ودائم ہے، اب صرف شریعت محمدی ﷺ پر عمل کیا جائے گا، اہل کتاب اور جو لوگ اسلام سے واقف ہوجانے کے بعد بھی اسلام قبول نہ کریں، اُن کا پکڑا جانا کسی طرح بھی ناانصافی نہیں ہے، بے انصافی اگر ہے تو یہ کہ انہیں نہ پکڑا جائے، کیونکہ ان کا یہ نہ ماننا کسی چھوٹی بات اور کسی معمولی حق کا نہ ماننا نہیں ہے، بلکہ دنیا کی سب سے بڑی بات اور سب سے بڑے حق کا نہ ماننا ہے،

درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے حق فرمازوائی کا نہ ماننا ہے ،اس لئے یہ کھلی ہوئی دھاندلی ہوگی کہ ایسے لوگوں کے پکڑے جانے کو انصاف کے خلاف سمجھا جائے ۔

حاصل کلام یہ ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ عالی اور پیغمبر اسلام ،رحمۃ للعالمین ،حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا ہر انسان کے لئے انتہائی ضروری ہے اور یہی نجات کا واحد راستہ ہے۔

میری تمام غیر مسلم (بہنوں اور بھائیوں) سے اپیل ہے کہ خدا را! اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت اور پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین ، حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان لے آئیں، کیونکہ یہی دُنیا و آخرت کی کامیابی کا واحد راستہ ہے ۔

(وما توفیقی الا باللہ)